بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن حکیم کے تراجم: پاکستان کی قومی اور علاقائی زبانوں میں

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور اور عالمی رابطہ ادب اسلامی کے اشتراک سے منعقدہ
تین روزہ قومی قرآن کانفرنس کی روداد
(۴،۵،۶ اپریل ۲۰۰۸ء/ ۲۶، ۲۷، ۲۸ ربیع الاوّل ۱۴۲۹ھ)

ترتیب وتدوین: ڈاکٹر محمود الحسن عارف

ایک مسلمان کی زندگی میں قرآن حکیم بڑی اہمیت رکھتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا ایسا کلام ہے، جو اس نے اپنے نبی محترم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا۔ یہ اپنے الفاظ وکلمات اور اپنے مضامین وموضوعات دونوں کے اعتبار سے معجزہ ہے اور اس کی مثال ساری دنیا باہم مل کر لانے سے قاصر ہے۔

قرآن حکیم... اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ میں مسلمانوں کو اس کتاب مبین کو سختی اور شدت کے ساتھ تھامے رہنے، اسے پڑھنے اور سمجھنے کی تائید کی گئی ہے، اسی لیے امت نے ہر دور میں، اس کو پڑھا، اس کو سمجھا اور اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کی۔

لیکن چونکہ قرآن کریم عربی زبان میں ہے اور ہر شخص، خصوصاً دوسری زبانوں سے متعلق افراد کے لیے، اس کو سمجھنے میں دشواری آتی ہے، اسی لیے ابتدائی زمانے سے ہی... دوسری زبانوں میں اس کے تراجم کی ابتدا ہو گئی تھی۔ عہد صحابہ میں حضرت سلمان فارسی کا... بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور سورۂ فاتحہ کا فارسی ترجمہ بڑی شہرت رکھتا ہے، اس کے علاوہ حضرت زید بن ثابت نے... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر، سریانی زبان سیکھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط... جن میں قرآنی آیات بھی ہوتیں، ترجمہ کر کے... لکھتے تھے۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ خطوط جو آپ نے مختلف حکمرانوں کو لکھے، ان میں بھی قرآنی آیات ہوتیں، جن کا... حکمران اپنی

زبانوں میں ترجمہ کروا کر سنتے تھے... یہ قرآن کریم کے جزوی تراجم کی مثالیں ہیں۔ (۱)

برّعظیم پاک و ہند میں اسلام کی آمد پہلی صدی ہجری/ آٹھویں صدی عیسوی میں ہوئی اور اس زمانے میں اسلام سندھ کے علاقے میں اشاعت پذیر ہوا، اسی لیے برّعظیم پاک و ہند میں، قرآن حکیم کا اولین ترجمہ ۲۷۰ھ میں سندھی زبان میں ہوا، جو تیسری صدی ہجری میں ایک عراقی عالم نے کیا تھا، جو سندھ میں رہ کر... سندھی زبان سیکھ چکا تھا۔

تاہم ابتدائی ایک یا دو اردو مکمل یا نامکمل تراجم کے بعد... شاہ ولی اللہ محدث کے صاحبزادے شاہ رفیع الدین ؒ اور شاہ عبدالقادر دھلویؒ نے قرآن کریم کے اردو تراجم کی ابتدا کی... جس کے بعد اس سلسلے کو بڑی قبولیت حاصل ہوئی اور اب تک برّعظیم میں... سیکڑوں تراجم ہو چکے ہیں اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔

قرآن حکیم کے یہ تراجم اپنی دینی اور علمی اہمیت کے ساتھ ساتھ ''ادبی'' حیثیت بھی رکھتے ہیں، شاہ عبدالقادر دھلوی کا ترجمہ قرآن... ایک ادبی شاہکار ہے، جسے اردو کے تمام نقادوں نے خراج تحسین ادا کیا ہے، اسی طرح برّعظیم میں قرآن حکیم کے کئی اردو اور دوسری زبانوں میں منظوم تراجم بھی ہو چکے ہیں، جن کی ادبی اہمیت وعظمت کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔

قرآن حکیم کے ان تراجم کی اسی ادبی، علمی اور مذہبی اہمیت کی بنا پر، عالمی رابطہ ادب اسلامی نے، قرآن حکیم کے تراجم: قومی اور علاقائی زبانوں کے موضوع پر، ایک ملکی سطح کے سیمی نار کا پروگرام بنایا... طے پایا کہ اس سلسلے میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور... کے ''کلیہ علوم اسلامیہ'' کے ساتھ اشتراک عمل کیا جائے۔ اسلامیہ یونیورسٹی اس سے قبل سیرت طیبہ اور دوسرے کئی موضوعات پر بین الاقوامی سیمی نار کروانے کے ضمن میں خصوصی افتخار رکھتی ہے... کلیہ علوم اسلامیہ کے ڈین پروفیسر ڈاکٹر محمد سلیم طارق کو یہ موضوع بے حد پسند آیا اور انہوں نے.... وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر اے بلال خان صاحب کے ساتھ مشاورت کے بعد، اس عنوان پر، قومی کانفرنس منعقد کرانے کا بیڑہ اٹھایا۔

کلیۂ علوم اسلامیہ میں سیرت چیئر کے مسند نشین پروفیسر ڈاکٹر عبدالروف ظفر اس کانفرنس کے کوآرڈینیٹر (co-ordinator) قرار پائے... یہ کانفرنس...۴ تا ۶ /اپریل ۲۰۰۸ء کو... عباسیہ کیمپس... اسلامیہ یونیورسٹی کے گھوٹوی ھال میں انعقاد پذیر ہوئی اور اس میں ملک بھر سے ممتاز اور جید اہل علم نے شرکت کی۔ اس کے مختلف سیشن ہوئے جن کی... تفصیل درج ذیل ہے:

ا۔ افتتاحی نشست (۴/اپریل ۲۰۰۸ء):

قرآن کانفرنس کی افتتاحی نشست...۴/اپریل ۲۰۰۸ء/ ۲۶ ربیع الاول کو گھوٹوی ہال میں صبح ۹:۳۰ پر منعقد ہوئی، اس کانفرنس کی صدارت پروفیسر ڈاکٹر بلال اے خان، وائس چانسلر اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور نے فرمائی، جبکہ... مولانا حافظ فضل الرحیم... مہمان خصوصی تھے... نقابت کے فرائض ڈاکٹر عبدالروف ظفر نے انجام دیے۔

اس دن... بہاول پور میں بڑے عرصے کے بعد... رم جھم ہو رہی تھی... اور ہال سے باہر... خوشبوؤں اور رنگوں سے سجے ہوئے... پھول عجب بہار رکھا رہے تھے، ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا... اور... پاکستان بھر سے آئے ہوئے... اہل علم و ادب اپنی اپنی نشستوں پر رونق افروز تھے۔

تلاوت اور نعت بحضور سرورِ کونین کے بعد... ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر نے کانفرنس کے افتتاحی کلمات پیش کیے، انہوں نے اس کانفرنس اور اس کے موضوع کے پس منظر پر روشنی ڈالی اور وائس چانسلر' رابطہ کے صدر حافظ فضل الرحیم... رابطہ کے نائب صدر ڈاکٹر محمود الحسن عارف' اپنے رفقائے کار خصوصاً پروفیسر ڈاکٹر سلیم طارق اور ڈاکٹر شمس البصر... انتظامیہ اسلامیہ یونیورسٹی اور دیگر معاونین نیز مقالہ نگاروں اور مندوبین کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ انہیں اس بات کی بے حد خوشی ہے کہ امت مسلمہ کے اس اہم مسئلے پر اسلامیہ یونیورسٹی کو عالمی رابطہ ادب اسلامی اور ہائر ایجوکیشن کمیشن کے اشتراک کے ساتھ، اس کانفرنس کو منعقد کرنے کا اعزاز حاصل ہو رہا ہے۔

ڈاکٹر شمس البصر (صدر شعبہ شعبہ علوم اسلامیہ) نے بھی، اپنے خطاب میں... اس کانفرنس کے مقاصد اور اس کے اغراض و مقاصد پر گفتگو کی...

ڈاکٹر محمود الحسن عارف نے اپنا کلیدی مقالہ بعنوان: ''ترجمہ قرآن کا آغاز و ارتقاء اور مسائل و مشکلات'' پیش کیا، جس میں انہوں نے ترجمہ قرآن کے پس منظر کو اجاگر کرتے ہوئے بتایا کہ جب دنیا میں اسلام آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہدایت و رحمت بن کر تشریف لائے، اس وقت دنیا ''ترجمہ'' کے فن سے بخوبی واقف تھی اور اُسے ایک اہم ادبی صنف کے طور پر بخوبی پہچانا جاتا تھا۔

مسلمانوں کو قرآن اور معانئ قرآن سے روشناس کروانے کے لیے... ابتدائی دنوں میں ہی قرآن کریم کے تراجم کی ابتدا ہوگئی تھی، جو وقت کے ساتھ، روز افزوں رہی، انہوں نے کہا کہ عہد تابعین میں امام ابوحنیفہ (م:۱۵۰ھ) کی طرف سے... فارسی زبان میں قرآن مجید کی تلاوت کا فتویٰ، جسے ان کے شاگردوں سمیت، باقی ائمہ نے قبول نہیں کیا' قرآن کریم کے دوسری زبانوں میں ہونے والے تراجم کی اہمیت اور اس دور میں اس مسئلے کی

اہمیت ونزاکت کو بخوبی ظاہر کرتا ہے۔ انہوں نے ...ترجمہ قرآن کے مسائل اور اس کی مشکلات پر بھی روشنی ڈالی اور بتایا کہ ''ترجمہ'' بظاہر تو بڑا سیدھا سادھا سا مسئلہ ہے، لیکن یہ بڑی اہمیت رکھتا ہے، انہوں نے ...ترجمہ قرآن کے ضمن میں پیش آنے والی مشکلات اور مسائل پر بھی سیر حاصل گفتگو کی... نیز تجویز پیش کی کہ چونکہ نظم قرآن کی طرح، معانی ومضامین قرآن بھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے اور یہ کہ ترجمہ قرآن مترجم کا ذاتی مسئلہ نہیں، بلکہ یہ پوری ملت اسلامیہ کا مسئلہ ہے، اس لیے تراجم پر نظر اور چیک رکھنے کے لیے... معتبر علمائے کرام پر مشتمل ایک بورڈ کی اشد ضرورت ہے، جس کی توثیق کے بغیر کسی بھی ترجمہ قرآن کی طباعت کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔

صدر مجلس ڈاکٹر بلال اے خان نے اپنے صدارتی خطبے میں...عالمی رابطہ ادب اسلامی اور ہائر ایجوکیشن کمیشن کے تعاون پر، ان کا شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ ''اسلامیہ یونیورسٹی'' بہاول پور، کئی عالمی سیرت کانفرنسوں کے انعقاد کا شرف رکھتی ہے، انہوں نے کہا کہ معروف مسلمان اسکالر ''ڈاکٹر محمد حمید اللہ'' کے خطبات ...بھی، جو عالمی شہرت رکھتے ہیں، اسی جامعہ کے اسی ھال میں دیے گئے تھے، جو اس جامعہ کے لیے بہت بڑا اعزاز ہے۔

اس نشست کے مہمان خصوصی مولانا حافظ فضل الرحیم نے ... آخر میں اظہار تشکر کرتے ہوئے...اس کانفرنس کے انعقاد پر اسلامیہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر اور ڈاکٹر سلیم طارق اور دوسرے حضرات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا، انہوں نے کہا کہ ان کے خیال میں جناب وائس چانسلر صاحب نے اس کانفرنس کے انعقاد کی صورت میں، اپنی بخشش کا سامان کرلیا ہے۔

انہوں نے تراجم قرآن کے پس منظر کو اجاگر کرتے ہوئے... بتایا کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے ...فارسی میں ترجمۂ قرآن سے...اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے تحریک کی ابتدا کی، جسے وقت کے ساتھ ساتھ ہر دور کے علماء اور محققین کے ہاں پذیرائی حاصل ہوتی رہی، انہوں نے کہا... اس تحریک کو شروع ہوئے...اڑھائی صدیاں گزر چکی ہیں، اس عرصے میں ترجمہ تفسیر وقرآن کی یہ تحریک بہت آگے نکل چکی ہے، لہٰذا اس بات کا جائزہ لینے کی ضرورت تھی کہ اس عرصے میں اس عنوان پر جو کام ہوا ہے، اس کے ادبی اور علمی رجحانات کیا ہیں اور یہ کہ اب تک اس تحریک کے ذریعے امت اسلامیہ نے کیا کھویا اور کیا پایا ہے۔

انہوں نے عالمی رابطہ ادب اسلامی کا تعارف پیش کرتے ہوئے بتایا کہ یہ اسلامی ادیبوں کی بین الاقوامی تنظیم ہے، جس کی تاسیس مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے کی اور اس وقت ڈاکٹر عبدالقدوس ابو صالح، اس کے مرکزی صدر ہیں اور یہ کہ پاکستان میں یہ تنظیم ۱۹۹۶ء میں قائم ہوئی اور اب تک اُسے کئی مقامی اور بین الاقوامی کانفرنسیں اور سیمی نار منعقد کرنے کا اعزاز حاصل ہے، آخر میں انہوں نے اس کانفرنس کی کامیابی اور اس کے شرکاء کی بخشش ومغفرت کے لیے دعاء کی۔ جس پر یہ نشست اختتام پذیر ہوگئی۔

دوسرا سیشن/نشست دوم (مورخہ ۴؍اپریل ہی کو)

سیمی نار کا دوسرا سیشن...نماز عصر کے بعد...۵:۱۵ پر گھوٹوی ہال عباسیہ کیمپس میں شروع ہوا، اس سیشن کے صدر پروفیسر نجیب جمال (ڈین فیکلٹی آف آرٹس) تھے...جبکہ ڈاکٹر محمود اختر (ڈائریکٹر شیخ زاید اسلامک سنٹر لاہور) ڈاکٹر حافظ محمد عبداللہ (شیخ زاید اسلامک سنٹر) اور پروفیسر حافظ عبدالستار (پشاور یونیورسٹی، پشاور) اس کے مہمان خصوصی تھے۔

ڈاکٹر حافظ محمود اختر صاحب نے اپنا مقالہ (بعنوان: ترجمۂ قرآن: انحرافی والحادی رجحانات) پیش کیا، انہوں نے غلام احمد پرویز کے ترجمۂ قرآن کا تجزیہ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ...قرآن کریم میں تحریف اور ردّ وبدل ..کی ایک صورت تو یہ ہے کہ قرآنی الفاظ میں تبدیلی پیدا کردی جائے اور چونکہ الفاظ قرآن کی حفاظت وصیانت کا وعدہ خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لے رکھا ہے، اسی لیے...قرآن کریم اس نوع کی تحریف سے مکمل طور پر محفوظ ہے، لیکن چونکہ...معانی ومضامین میں...تبدیلی کی گنجائش موجود ہے، اسی لیے برعظیم پاک وہند میں ترجمہ قرآن شروع سے ہی..اسلام دشمن قوتوں کا خصوصی طور پر، مرکز نگاہ رہا...تاہم یہ سلسلہ...غلام احمد پرویز کے ہاں اپنے حد کمال کو پہنچ گیا، اسی لیے...غلام احمد پرویز کی تفسیر اور اس کا ترجمہ قرآن...معانی ومضامین قرآن میں، انحراف والحاد کی سب سے کھلی مثال ہے، انہوں نے پرویزی تفسیر اور ترجمہ سے الحادی رجحانات کی مثالیں پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس فرقہ کے لوگوں نے صلوٰۃ، جنت و دوزخ، جزاوسزا، اچھائی اور برائی الغرض ہر شے کا مفہوم تبدیل کردیا ہے، انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ترجمہ وتفسیر قرآن کی اساس جب تک سنت نبوی اور صحابہؓ وتابعین کے فہم قرآن پر استوار نہ ہو، اس وقت کوئی بھی ترجمہ وتفسیر اعتماد اور بھروسے کے قابل نہیں ہوسکتا۔

اگلے مقرر...سمیع اللہ زبیری (شعبہ عربی، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی) تھے، جنہوں نے...مولانا ابوالکلام آزاد کے ترجمۂ قرآن کا جائزہ کے نام سے، مقالہ پڑھا، انہوں نے بیان کیا کہ مولانا ابوالکلام آزاد کا شمار....برعظیم پاک وہند کے ممتاز اور صاحب اسلوب ادباء میں ہوتا ہے...مولانا نے عملی زندگی کی ابتدا الہلال سے کی، الہلال کے زمانے والا ابوالکلام ایک مشکل اسلوب پسند کرنے والا شخص تھا، جو اپنے عربی اور فارسی کے مشکل جملوں پر مشتمل طرز تحریر...کی بنا پر خصوصی طور پر معروف تھا، اور سخت اور مشکل جملے پیش کرکے اپنے قاری سے پوچھتا تھا کہ کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی، تاہم رفتہ رفتہ انہوں نے سہل نگاری کا انداز اختیار کرلیا، چنانچہ ۱۹۳۶ء تک مولانا کے طرز تحریر میں بڑی تبدیلی آچکی تھی اور ''ترجمان القرآن'' میں ہمیں یہی آسان اسلوب نگارش والا ابوالکلام آزاد نظر آتا ہے مولانا کا یہ ترجمۂ اوران کی یہ تفسیر سورۂ نور تک مکمل ہے، آخری جلد مولانا کے گھر پر جب

چھاپہ پڑا، تو انگریز اٹھا کر لے گئے اور اس طرح وہ ضائع ہوگئی، اس طرح یہ ترجمہ وتفسیر نامکمل ہے.... یہ ترجمہ اپنے لفظی اور بامحاورہ ترجمۂ قرآن ہونے کی بناپر، دوسرے تراجم سے مختلف ہے، اُسے برّعظیم میں خصوصی مقام حاصل ہے۔

پروفیسر حافظ عبدالستار نے ...مع الشرائط محذوفات کے ساتھ ترجمہ اور اس کی خصوصیات'' پر فاضلانہ مقالہ پیش کیا، انہوں نے کہا کہ قرآن حکیم دنیا کا سب سے زیادہ فصیح وبلیغ کلام ہے اور یہ کلام اپنے اندر جامعیت و کاملیت کے ساتھ، ادبی پہلو سے بھی اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتا، انہوں نے بتایا کہ قرآن حکیم کے اعجاز اور اس کی بلاغت... کا بڑا انحصار ان محذوفات پر ہے، جو مختلف جملوں میں... محذوف تصور ہوتے ہیں، ان محذوفات سے، کلام کے حسن و جمال میں اضافہ ہوتا اور معانی میں وسعت پیدا ہوتی ہے، ان کا کہنا تھا، یہی محذوفات ...قرآن کریم کی تفسیر میں اختلاف کا موجب بھی ہیں، انہوں نے کہا... کہ اس کی ایک واضح مثال...سورۂ ص کی یہ آیت ہے کہ فرمایا: ردوھا علی: فطفق مسحاً بالسوق والاعناق ہے، جس کا ترجمہ اور جس کی تفسیر میں اختلاف پایا جاتا ہے، اس طرح کہ بعض مفسّرین نے ردّوھا الی سے،...سورج بعض نے گھوڑے مراد لیے ہیں،...اور بالسوق والاعناق...کے تحت بعض مفسرین نے ...گھوڑوں سے محبت اور بعض نے ان کے ذبح کو مراد لیا ہے، انہوں نے بتایا کہ ترجمہ وتفسیر میں...آثار صحابہ وتابعین کے علاوہ مشاہداتی سائنس کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیے۔

اگلے مقالہ نگار ڈاکٹر محمد عبداللہ (ایسوسی ایٹ پروفیسر، شیخ زاید اسلامک سنٹر، لاہور) تھے، جن کے مقالے کا عنوان تھا: ''ترجمۂ قرآن اور لسانی ارتقاء''....انہوں نے بتایا: کہ قرآن حکیم کے ترجمہ کی تحریک دوسو سے زیادہ سالوں پر محیط ہے، اس عرصے میں، اردو زبان کئی ارتقائی مراحل سے گزری ہے، انہوں نے کہا کہ قرآن حکیم کے تراجم....اپنے دور کے لسانی ارتقاء کی عکاسی کرتے ہیں، مثال کے طور پر شاہ عبدالقادر دھلویؒ نے جب قرآن کریم کا اردو میں ترجمہ کیا تھا، اس وقت اردو زبان بالکل ابتدائی مرحلے میں تھی، اسی لیے ان کے ترجمہ کے بہت سے الفاظ اور کلمات وقت کے ساتھ یا تو متروک ہوگئے، یا اتنے پرانے ہوگئے ہیں کہ وہ اردو کے قارئین کے لیے قابل فہم نہیں رہے، اسی لیے...نئے تراجم کی ضرورت پیش آئی اور یوں لسانی ارتقاء کی روشنی میں ترجمہ قرآن کی تحریک آگے بڑھتی رہی، ان کا موقف تھا کہ مولانا عبدالقادر دھلوی کے ترجمۂ قرآن میں زوج کا ترجمہ ''جورو'' سے اور اللہ الصمد کا ترجمہ ''نرادھارن'' سے کیا گیا ہے، اور یہ کہ ان الفاظ کا استعمال وقت کے ساتھ متروک ہوگیا ہے، انہوں نے کہا کہ ضرورت اسی بات کی ہے کہ ''عربی مبین کا ترجمہ'' اردوئے مبین میں کیا جائے۔

اس کے بعد نماز مغرب اور چائے کا وقفہ کر دیا گیا۔

نشست سوم (۷تا۹ بجے)

نمازِ مغرب کے بعد اجلاس دوبارہ شروع ہوا، صدر مجلس (ڈاکٹر نجیب جمال) ہی رہے البتہ مہمان خصوصی ڈاکٹر ابراہیم محمد ابراہیم اور مولانا عبدالرحمان مدنی تھے۔

تلاوت اور نعت نبویؐ کے بعد اجلاس کی دوبارہ کارروائی شروع ہوئی۔

ڈاکٹر حافظ عبدالقدیر...(لیکچرار شعبہ عربی اوری اینٹل کالج، لاہور) نے ''قرآن کریم کا ایک مخلوط ترجمہ: سید شبیر احمد بخاری'' پر مقالہ پیش کیا، انہوں نے...سید شبیر احمد بخاری کے حالاتِ زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ بخاری صاحب (م:۲۰۰۱ء)...نے ۱۴سال کی عمر میں درس نظامی سے فراغت حاصل کر لی تھی اور وہ ۱۹۸۲ء سے ۱۹۸۶ء تک ادارہ معارف اسلامیہ منصورہ سے وابستہ رہے، انہوں نے...اس مخلوط ترجمہ قرآن کے پس منظر پر پر روشنی ڈالتے ہوئے... بیان کیا کہ یہ ترجمہ ان کا اپنا ترجمہ نہیں ہے، بلکہ ان کی اپنی تصریح کے مطابق...یہ ترجمہ آٹھ تراجم کو سامنے رکھ کر مرتب کیا گیا ہے، اس ترجمۂ قرآن میں، سرخ اور گہرے نیلے رنگ کا استعمال کیا گیا ہے، جس کی بنا پر اس ترجمہ کو پڑھنا اور اس سے استفادہ کرنا بہت آسان ہے، انہوں نے بتایا کہ مترجم نے...اپنے مقدمہ میں' جن اصولوں کی پاس داری کا ذکر کیا تھا، وہ خود ان اصولوں پر عمل نہیں کر سکے، انہوں نے اس ترجمۂ قرآن میں دوسری کئی کمزوریوں کی بھی نشان دہی کی۔

ڈاکٹر عمر حیات (جی سی یونیورسٹی فیصل آباد) کے مقالے کا موضوع تھا''فہم قرآن کے تقاضے اور ترجمہ قرآن کریم''...انہوں نے...اپنے مقالے میں واضح کیا کہ ترجمہ قرآن کی اساس..مترجم کے اپنے ذاتی فہم و ادراک پر ہے، اسی لیے...مترجم کے لیے، ان علوم وفنون پر دسترس ضروری ہے، جن کے بغیر قرآن حکیم کو کماحقہ سمجھنا ممکن نہیں ہے۔

پروفیسر عبدالحی مدنی (این، ای، ڈی یونیورسٹی، کراچی) نے شاہ عبدالقادر دھلوی کے ترجمہ موضح القرآن پر مقالہ پیش کیا، انہوں نے بتایا کہ شاہ عبدالقادر دھلوی، شاہ ولی اللہ محدث دھلوی کے تیسرے صاحبزادے اور اپنے دور کے معروف عالم دین تھے، انہوں نے کہا کہ اس بات پر حیرت ہوتی ہے کہ شاہ صاحب کا ترجمۂ قرآن اگرچہ اردو کا پہلا ترجمۂ قرآن تھا، اور اس سے قبل، ان کے سامنے کوئی اور ترجمہ قرآن موجود نہ تھا، اس کے باوجود ان کے اس ترجمہ قرآن کا علمی اور ادبی پایہ بہت بلند ہے۔ یہ ترجمہ قرآن...تمام مکاتب فکر کے ہاں یکساں طور پر معتبر اور مستند ہے اور اس پر تمام مکاتب فکر کے علماء نے ہمیشہ اعتماد کیا ہے، انہوں نے بتایا کہ شاہ صاحب نے اردو تراجم کے ساتھ...مختصر حواشی کی بھی طرح ڈالی، اور یہ سلسلہ ہر دور کے علماء کے ہاں یکساں طور پر

مقبول اور متداول رہا۔

قرآن مجید کے مشہور اردو تراجم اور کنز الایمان کا تقابلی مطالعہ... یہ موضوع تھا، پروفیسر عبدالغنی (صدر شعبہ علوم اسلامیہ، سندھ یونیورسٹی، جام شورو، سندھ) کا جنہوں نے اپنے مقالے میں مولانا احمد رضا خان بریلوی کے ترجمہ قرآن کی دوسرے اردو تراجم پر فوقیت ثابت کرنے کی کوشش کی، ان کا خیال تھا کہ قرآن حکیم کے ایسے مقامات، جہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات اور ان کے کمالات کا ذکر ہے، وہاں دوسرے مفسرین کا نقطۂ نظر... عام طور پر شان رسالت اور شان وحدانیت کے مطابق نہیں ہوتا، جبکہ مولانا احمد رضا خان بریلوی ایسے مواقع پر تعظیم وتکریم کا بے حد خیال کرتے ہیں، اس مقصد کے لیے، انہوں نے قرآن حکیم سے ایسے بارہ مقامات کی... مثالیں بھی پیش کیں، مگر فاضل مقالہ نگار کی تصریحات پر ہال میں بیٹھے ہوئے... اکثر سامعین نے اظہار ناپسندیدگی کیا اور کہا کہ مقالہ نگار کو اپنے ''ترجمہ قرآن'' پر مثبت انداز فکر اختیار کرنا چاہیے، نہ کہ دوسرے تراجم ہائے قرآن کی تنقیص اور ان پر تنقید کی۔ علاوہ ازیں بہت سے لوگوں کو فاضل بریلوی کے ترجمۂ قرآن پر یہ اعتراض بھی ہے کہ انہوں نے الفاظ قرآنی کو من چاہے معنی پہنائے ہیں،... مقالہ نگار کو... ان پہلوؤں کا خیال رکھنے کی بھی ضرورت تھی۔

محترمہ زاہدہ شبنم (استاد لاہور کالج برائے خواتین، لاہور) نے ترجمہ قرآن کی شرائط اور اس کے تقاضے.. عنوان پر مقالہ پڑا۔ فاضلہ مقالہ نگار نے... ترجمۂ قرآن کی شرائط پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ ترجمۂ قرآن کی بنیاد خود... قرآن کریم (سیاق کلام اور تفسیر قرآن بالقرآن روشنی میں)، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ، اقوال صحابہ، لغت عربیہ اور کلام کے معنی کے مقتضی اور شریعت سے ماخوذ رائے پر ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ترجمہ قرآن کے تقاضوں اور اس کی شرائط کو چار اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے، یعنی ایمانی شرائط، علمی شرائط، عملی شرائط اور لسانی شرائط، پھر انہوں نے ان میں سے ہر ایک کی مزید تفصیل بیان کی، انہوں نے زور دے کر کہا کہ اگر ترجمہ قرآن کی شرائط کو پورا نہ کیا جائے، تو قرآن کریم کا ترجمہ گمراہی پھیلانے کا سبب ہوگا اور ایسا ترجمہ صرف دوسروں کی نقل و روایت پر مبنی ہوگا، جس سے ترجمہ کی شرائط اور اس کے تقاضے پورے نہیں ہوتے۔

مصری استاد اور اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں فارن پروفیسر کے طور پر کام کرنے والے استاد ڈاکٹر ابراہیم محمد ابراہیم نے پیر سید محمد کرم شاہ الازہری کے ترجمۂ قرآن: جمال القرآن اور اس کی خصوصیات پر مقالہ پیش کیا، ان کا مقالہ عربی میں تھا، مگر انہوں نے اس کا خلاصہ... اردو میں پیش کیا، انہوں نے بتایا کہ جس طرح قرآن حکیم کو سمجھنے کے لیے... ترجمہ اور تفسیر کی ضرورت... غیر عربی لوگوں کو پیش آتی ہے، اسی طرح یہ ضرورت خود عربوں کو

بھی پیش آتی ہے، اس لیے کہ ہر عربی بولنے اور سمجھنے والا...قرآن مجید کو نہیں سمجھ سکتا، اس کے لیے، قرآن مجید پر تدبر اور غور وفکر کی ضرورت ہے، اسی لیے...عربوں کے ہاں، قرآن مجید کو سمجھنے کے لیے...بے شمار تفسیریں لکھی گئیں اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے،...ان کا اصرار تھا کہ ایک عربی بولنے والے فرد کی حیثیت سے جب وہ قرآن حکیم کے اردو تراجم پر نظر ڈالتے ہیں، تو انہیں...الفاظ قرآن کے مقابلے میں اردو الفاظ محض ایک طفلانہ سی کوشش نظر آتے ہیں۔

ان کا موقف تھا کہ قرآن کریم کے الفاظ کا کسی دوسری زبان میں ترجمہ نہیں کیا جاسکتا، البتہ الفاظ قرآنی کا مفہوم ضرور بیان کیا جاسکتا ہے، اسی لیے...جامعۃ الازھر کی ''مجلس شئون الاسلامیہ'' نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ الفاظ قرآنی کا مفہوم مختصر عربی الفاظ میں واضح کیا جائے، یہ کام الازھر کے محقق علماء پر مشتمل ایک کمیٹی نے انجام دیا ہے اور الفاظ قرآنی کے اس مفہوم پر مشتمل اس مختصری تفسیر کا دوسری زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے اور مزید کام جاری ہے۔

اسی بنا پر...قرآن مجید کا ترجمہ کافی نہیں ہے، بلکہ اس کی آیات کے معنی ومفہوم کو واضح کرنے کے لیے ترجمہ قرآن کے ساتھ مختصر یا مطول تفسیر کا ہونا ضروری ہے۔

انہوں نے بتایا کہ ''پیر سید محمد کرم شاہ الازھری'' نے...قرآن حکیم کی جامع اردو تفسیر ضیاء القرآن مرتب کی، بعد ازاں ان کے عقیدت مندوں نے اس میں سے ترجمہ قرآن کو جمال القرآن کے نام الگ طور پر شائع کر دیا ہے، جو ان کے خیال میں ایک غیر پسندیدہ کوشش ہے اور چونکہ مترجم نے بنیادی طور پر، ترجمہ نہیں کیا، بلکہ تفسیر لکھی ہے، اسی لیے یہ ترجمہ...ترجمہ قرآن کی شرائط پر پورا نہیں اترتا۔ مناسب ہوتا، اگر اس کے ساتھ مختصر سے حواشی بھی شامل کر دیئے جاتے۔

ڈاکٹر عبدالروف ظفر (صدر شعبہ سیرت، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاول پور) نے مولانا ثناء اللہ امرتسری کے ترجمۂ قرآن اور اس کی خصوصیات پر روشنی ڈالی، انہوں نے بتایا کہ مولانا ثناء اللہ امرتسری....اپنے دور کے بہت بڑے عالم اور فاضل تھے، انہوں نے اپنے دور کے جید علمائے کرام سے تحصیل علم کیا، ان کا موقف تھا کہ مولانا ثناء اللہ امرتسری نے کوئی علیحدہ...قرآن حکیم کا کوئی علیحدہ ترجمہ نہیں لکھا، بلکہ یہ ترجمہ قرآن، ان کی تفسیر ثنائی کا ایک حصہ ہے، تاہم یہ ترجمہ قرآن، اپنے ایجاز واختصار اور اپنے الفاظ کی خوب صورتی کی بنا پر بڑی افادیت رکھتا ہے۔

نشست کے آخر میں... پروفیسر ڈاکٹر نجیب جمال نے صدارتی کلمات پیش کرتے ہوئے، تمام مقالہ نگاروں کے مقالات کے علمی اور ادبی معیار کی تعریف کی، تاہم انہوں نے کہا کہ ان کے لیے یہ بات باعث حیرت ہے کہ مقالہ نگار عربی زبان کے الفاظ وکلمات کا تلفظ بہت عمدگی سے کرتے ہیں، البتہ ان کے اردو کا تلفظ...درست

نہیں ہے، انہوں نے کہا کہ اردو دنیا کی... کم عمر... مگر مالدار ترین زبانوں میں سے ایک ہے، جس میں... عربی کے بعد، علوم اسلامیہ کا سب سے بڑا ذخیرہ موجود ہے، اس لیے قرآن حکیم کا ترجمہ کرنے والے حضرات کو اردو کے اسلوب بیان پر بھی پوری طرح قدرت اور عبور حاصل ہونا چاہیے۔

تیسرا سیشن/نشست چہارم

مورخہ ۵/اپریل ۲۰۰۸ء کو جو سیمی نار کا دوسرا دن تھا، تیسرا اور چوتھا سیشن ہوا، تفصیل درج ذیل ہے:

اس نشست کی صدارت ڈاکٹر عبدالرشید (سابق ڈین کلیۂ علوم اسلامیہ، جامعہ کراچی) نے کی اور ڈاکٹر ثناء اللہ بھٹو (ڈین کلیہ علوم اسلامیہ، سندھ یونیورسٹی جامشورہ)، پروفیسر محمد یحییٰ (سابق صدر شعبہ علوم اسلامیہ، انجینئرنگ یونیورسٹی، لاہور) اور ڈاکٹر قاری محمد طاہر (جنرل سیکرٹری عالمی رابطہ ادب اسلامی، پاکستان)... مہمانان خصوصی تھے...

پروگرام کا آغاز ۹:۴۰ پر ہوا... ڈاکٹر قاری محمد طاہر نے... تلاوت قرآن حکیم کی سعادت حاصل کی، جبکہ نعت بحضور سرور کونین پیش کرنے کا شرف... کمال حسن، کو حاصل ہوا...

آج کی اس نشست میں، پہلا مقالہ پروفیسر محمد یحییٰ نے بعنوان: اردو کے مختلف تراجم کا تقابلی جائزہ پیش کیا، انہوں نے اردو کے تراجم کی ایک دوسرے پر اثر پذیری کا جائزہ لیا اور ''مختلف تراجم قرآن'' کا علمی اور ادبی پہلو سے تجزیہ کیا۔

پروفیسر ڈاکٹر خالد ظفر اللہ (پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج سمندری) نے تفسیر القرآن از مولانا عبدالرحمان گیلانی پر مقالہ پیش کیا... انہوں نے کہا... کہ مولانا گیلانی ان علمائے کرام میں سے ہیں، جو عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ، قرآن حکیم کے کاتب بھی تھے اور ان کے کتابت کردہ قرآن مجید... تاج کمپنی نے شائع کیے ہیں:

تفسیر القرآن پر... مولانا نے ۱۹۶۱ء سے کام شروع کیا... یہ ترجمۂ قرآن اپنی سلاست اور اپنے الفاظ کی عمدگی... کی بنا پر خصوصی طور پر اہمیت رکھتا ہے... انہوں نے بتایا کہ مولانا نے ترجمۂ قرآن کو اپنے دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کی پوری کوشش کی ہے،... وہ الفاظ قرآنی کی موقع محل کے مطابق تعبیر پیش کرتے ہیں، مثال کے طور پر سورۃ الشعراء میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فلما تراء الجمعان قال اصحاب	جب دونوں جتھوں نے ایک دوسرے کو دیکھا، تو
موسیٰ انالمدکون...	موسیٰ کے ساتھی بولے... ہم پکڑ لیے گئے۔

یہاں...'' قال کا ترجمہ مولانا گیلانی نے...'' وہ چیخے'' سے کیا ہے، یعنی'' موسیٰ کے ساتھی چیخے''.... اسی

طرح، سورۃ الانبیاء میں ارشاد ہے:

ثم نکسو علیٰ رؤسھم پھرانہوں نے اپنے سر جھکا لیے...

مولانا گیلانی نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے:

''پھر لاجواب ہوکر شرم کے مارے''

جس سے ترجمہ زیادہ حسب موقع ہوگیا ہے، اسی طرح مولانا نے.. ''**سنسمۂ علی الخوطوم**'' کا ترجمہ ''لمبوتری ناک'' سے کیا ہے... جبکہ عام طور پر ترجمہ نگار اس کا ترجمہ ''سونڈھ'' سے کرتے ہیں۔

مولانا عبدالرحمان مدنی نے... اس موقع پر وضاحت کی، مولانا ان کے عزیز تھے... اور انہوں نے مکی سورتوں کا ترجمہ مکہ مکرمہ میں اور مدنی سورتوں کا ترجمہ مدینہ منورہ میں کیا ہے، انہوں نے بتایا کہ مولانا گیلانی نے... علم الفلکیات کے موضوع پر الشمس والقمر بحسبان' نامی کتاب لکھی ہے، جبکہ قرآن مجید کے مترادفات کے عنوان پر... ''مترادفات القرآن'' کے نام سے... ایک عمدہ کتاب تحریر کی ہے... مولانا مدنی کی ان تصریحات کو سب حاضرین نے پسند کیا۔

''حافظ نذر احمد کے ترجمہ قرآن پر ایک نظر''... کے عنوان سے ڈاکٹر قاری محمد طاہر صاحب نے مقالہ پیش کیا، انہوں نے بتایا کہ حافظ نذر احمد... پاکستان کے ایک معروف عالم دین، قلمکار اور مترجم قرآن ہیں، اس وقت ان کی عمر ۹۰ برس کے قریب ہے، مگر اس کے باوجود وہ دین کی دعوت وارشاد کا کام بڑی ہمت سے انجام دے رہے ہیں اور اس وقت ان کی محنت اور تگ ودو کا مرکز جیل خانہ جات ہیں اور جیل خانوں میں قیدیوں کو قرآن مجید کی تعلیم کے لیے... وہ بڑی جانفشانی سے کام کر رہے ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ حافظ نذر احمد کے ترجمہ قرآن پر تینوں مسالک (دیوبندی، بریلوی اور اہل حدیث) سے تعلق رکھنے والے جید علمائے کرام نے نظرثانی کی ہے۔ اس فہرست میں مفتی محمد حسین نعیمی مرحوم، ڈاکٹر سرفراز نعیمی اور مولانا عبدالرحمان وغیرہ شامل ہیں۔ اس طرح یہ ترجمہ قرآن... تینوں مسالک کے نزدیک یکساں طور پر محترم ہے... حافظ صاحب نے اس ترجمہ قرآن میں ایک منفردانہ اسلوب اختیار کیا ہے۔ وہ پہلے ہر سطر کا لفظ بہ لفظ ترجمہ دیتے ہیں... اور پھر اس سے نچلی سطر میں ہر سطر کا بامحاورہ ترجمہ دیتے ہیں... اور مشکل الفاظ اور ان کی گرائمر کی تحقیق حواشی میں درج کرتے ہیں، اس طرح ان کا ترجمۂ قرآن... تعلیم یافتہ لوگوں سے لے کر... عام درجہ کے لوگوں تک سبھی کے لیے مفید ہے... انہوں نے بتایا کہ حافظ صاحب نے ترجمہ قرآن کے آخر میں موضوعاتی انڈیکس بھی دیا ہے، انہوں نے وضاحت کی کہ یہ جو عام طور پر لکھا جاتا ہے کہ قرآن کریم کی آیات کی

تعداد ۶۶۶۶ ہے۔ یہ غلط ہے،...قرآنی آیات کی تعداد ۶۲۳۶ ہے۔

پروفیسر ساجد اسداللہ (گورنمنٹ ڈگری کالج سمندری) کے مقالے کا موضوع: پادری عمادالدین کا ترجمہ قرآن کا جائزہ تھا،...انہوں نے بتایا کہ ہندوستان میں کئی پادریوں نے...قرآن مجید کا ترجمہ کیا ہے، جن میں سے، پادری عمادالدین کا ترجمہ قرآن خصوصی اہمیت رکھتا ہے، انہوں نے بتایا کہ ''عمادالدین'' کا جنم پانی پت کے ایک مسلمان گھرانے میں ۱۸۳۰ء میں ہوا، مگر اس کا شمار ایسے لوگوں میں ہوتا ہے، جنہوں نے اسلام کو چھوڑ کر عیسائیت کے دامن میں پناہ ڈھونڈھی...قبول مسیحیت کے بعد...اس کی ہم مذہب قوتوں نے...اُسے...اسلام کے تعاقب پر لگا دیا، اور اس بدبخت نے...اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کئی ایک کتابیں تحریر کیں، اس کا یہ ترجمہ قرآن...پہلی مرتبہ ۱۸۹۴ء میں اور پھر ۱۹۰۰ء میں شائع ہوا اور اُسے غیر مسلم حلقوں میں خصوصی طور پر بڑی پذیرائی ملی... پادری عمادالدین نے نہ صرف قرآنی آیات کا ترجمہ غلط کیا ہے، بلکہ اس نے جگہ جگہ...اس پر حواشی بھی تحریر کیے ہیں...جن میں اس نے اسلام اور قرآنی تعلیمات کو گھٹا کر پیش کرنے کی کوشش کی ہے...اس نے اسلام اور پیغمبر اسلام پر وہی الزامات دہرائے ہیں، جو اس کے آقا...مستشرقین صدیوں سے...اسلام پر لگا رہے ہیں...اس کا یہ ترجمہ قرآن برعظیم پاک و ہند میں، مسیحیوں کی ان کوششوں کا ایک تسلسل ہے، جس کے تحت انہوں نے...برعظیم سے اسلام کو ختم کرنے اور مسیحیت کو پھیلانے کی کوشش کی تھی۔

ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس (لیکچرار شعبہ علومِ اسلامیہ، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور)...کے فاضلانہ مقالے کا موضوع: ''چند غیر معروف تراجم قرآن کا جائزہ'' تھا۔ انہوں نے کہا کہ وہ چار تراجم قرآن کو متعارف کروانا چاہتے ہیں، جن میں سے پہلا...ترجمہ قرآن...مولانا وجیہ السیماء عرفانی کا ''عرفان القرآن'' سے شائع ہوا ہے، انہوں نے بتایا کہ مولانا وجیہ السیماء عرفانی اپنے وقت کے فاضل ادیب، مقرر اور جید عالم دین تھے، ان کا یہ ترجمہ قرآن...جدید دور کے خوب صورت اور عمدہ تراجم میں شمار ہوتا ہے۔

دوسرا ترجمہ قرآن مولانا عبدالرحمان شرف قادری کا ترجمہ ''قرآن انوار القرآن'' ہے، انہوں نے بتایا کہ مولانا شرف قادری..اپنے دور کے معروف عالم دین اور علوم عصریہ کے فاضل تھے، ان کا ترجمہ قرآن، عمدہ تراجم قرآن میں سے ایک ہے، فاضل مترجم نے وضاحت کی ہے کہ انہوں نے اس ترجمہ قرآن کے لیے...سید محمد کرم شاہ الازھری کی تفسیر ضیاء القرآن سے استفادہ کیا ہے۔

تیسرا ترجمہ ڈاکٹر مفتی سرور قادری...کا ترجمہ قرآن... ''عمدہ البیان'' ہے، جو...دور حاضر کے عمدہ اور خوب صورت تراجم قرآن میں سے ایک ہے، انہوں نے بتایا کہ مفتی صاحب...جید عالم دین ہیں، انہوں نے

پنجاب یونیورسٹی سے ڈاکٹر ظہور احمد اظہر کی رہنمائی میں ...ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی، وہ جنرل پرویز مشرف کے دور میں ''پنجاب کے مذہبی امور کے وزیر بھی رہے، ان کا یہ ترجمہ ان کے علم وفضل کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

ان کے مطابق چوتھا ترجمہ قرآن ...ڈاکٹر محمود الحسن عارف (صدر شعبہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ) کا مرتبہ ترجمہ قرآن ہے، انہوں نے اس پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ یہ ترجمہ قرآن بھی بڑی افادیت رکھتا ہے، خصوصاً اس بنا پر کہ اُسے ایک شخص نے مرتب کیا ہے جو قدیم اور جدید علوم پر گہری نظر رکھتا ہے، ان کا یہ ترجمہ اس اعتبار سے منفرد ہے کہ اُسے اہل علم کی ایک جماعت نے مرتب کیا ہے، انہوں نے، شیخ آفتاب احمد کے پیش لفظ سے استفادہ کرتے ہوئے، اس ترجمۂ قرآن کی خصوصیات کو اجاگر کیا، انہوں نے بتایا کہ یہ ترجمۂ قرآن بھی دو رنگوں یعنی سرخ اور نیلے رنگ میں طبع ہوا ہے۔

ملتان اور اس کے گرد ونواح میں مولانا سعید احمد شاہ کاظمی کا نام کسی وضاحت اور تعارف کا محتاج نہیں ہے۔ ان کے ترجمۂ قرآن ''البیان'' پر ڈاکٹر سرفراز خالد (استاد گورنمنٹ کالج، یونیورسٹی، لاہور) نے مقالہ پیش کیا، انہوں نے بتایا کہ مولانا سید احمد سعید کاظمی ...معروف عالم دین اور علوم عصریہ کے ماہر تھے، انہوں نے بتایا کہ ...مولانا کاظمی کا ترجمہ کئی پہلوؤں کی بنا پر منفرد ہے... یہ لفظی ہونے کے ساتھ ساتھ بامحاورہ اور سلیس بھی ہے، مولانا... نے یہ کوشش کی ہے کہ الفاظ قرآنی کی وضاحت وتشریح آسان اور سہل پیرائے میں کردی جائے، اس بارے میں انہیں جو کامیابی ملی ہے، وہ تشریح کی محتاج نہیں ہے۔

محمد یٰسین بٹ (ٹیکسلا یونیورسٹی ٹیکسلا) نے ...احسن التفسیر اور احسن البیان کی خصوصیات پر مقالہ پیش کیا، جبکہ ڈاکٹر ثناء اللہ بھٹو...(ڈین کلیہ علوم اسلامیہ، سندھ یونیورسٹی جام شورو)... کے مقالے کا عنوان...''حاجی مولانا احمد ملاح کا منظوم سندھی ترجمہ'' تھا...انہوں نے بتایا کہ برعظیم پاک وہند میں سندھ کو باب الاسلام ہونے کا اعزاز حاصل ہے، جبکہ سندھی زبان کو...قرآن حکیم کے...اولین ترجمۂ قرآن کو اپنے اندر سمیٹنے کا اعزاز حاصل ہے۔ برعظیم پاک وہند کا یہ اولین ترجمہ ۲۷۰ھ میں ہوا...اور اس کے لیے ...کشمیری راجہ...مہروک نے خواہش کی تھی، انہوں نے بتایا کہ اب تک اس سے پہلے بھی سندھ میں کئی تراجم ہو چکے ہیں، جہاں تک منظوم تراجم کا تعلق ہے تو مولانا حاجی احمد ملاح کا منظوم سندھی ترجمہ ''انوار القرآن'' بڑی انفرادیت رکھتا ہے، مولانا حاجی احمد ملاّح اپنے زمانے کے بہت بڑے عالم دین اور بہت اچھے شاعر تھے...ان کی شاعری زیادہ تر ''توحید الٰہی'' کا موضوع رکھتی ہے اور اس ترجمہ قرآن کی بنا پر انہیں اور ان کے ترجمہ کو بین الاقوامی شہرت ملی ہے۔

نشست کے آخر میں ڈاکٹر عبدالرشید (سابقہ ڈین کلیہ علومِ اسلامیہ، جامعہ کراچی) نے اس نشست

میں پڑھے گئے مقالات کے معیار کی تعریف کی، جس کے بعد یہ نشست اختتام پذیر ہو گئی۔

پانچویں نشست (مورخہ ۵/اپریل ۲۰۰۸ء/۲۷ ربیع الاول ۱۴۲۹ھ)

۵/اپریل کے دوسرے اور مجموعی طور پر... پانچویں سیشن کی ابتداء ۱۰:۱۲ منٹ پر ہوئی....اس کے نشست کی صدارت ڈاکٹر سلیم طارق نے فرمائی، جبکہ ڈاکٹر انعام الحق کوثر مہمان خصوصی تھے۔

تلاوت قرآن کی سعادت حافظ عبدالغنی...(سندھ یونیورسٹی جامشورو) کو حاصل ہوئی اور نعت بحضور سرورِ کونین الطاف حسین لنگڑیال نے پیش کی...

اے نعت نگارو ہنر مندو کوئی ایسی زندہ نعت کہو
روحوں کے اندھیرے چھٹ جائیں کوئی ایسی زندہ نعت کہو
قوموں کے ضمیروں پر جن کے پایوں کو ٹکایا جاتا ہے
وہ اونچے تخت الٹ جائیں کوئی ایسی زندہ نعت کہو

اس نشست کے پہلے مقالہ نگار ڈاکٹر سلیم اسماعیل (گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد) تھے اُن کے مقالے کا موضوع تھا: ''قرآن کریم کے غیر عربی زبانوں میں ابتدائی تراجم''...انہوں نے کہا کہ قرآن حکیم نہ صرف مسلمانوں کے لیے ایک ضابطہ حیات ہے، بلکہ غیر مسلم اقوام کے لیے بھی روزِ اول سے ہی انتہائی دل چسپی کا مرکز رہا ہے۔ عہدِ نبوی میں ترجمہ قرآن کے جواز میں ہم تک جو روایات پہنچی ہیں، ان میں آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حضرت زیدؓ بن ثابت کو عبرانی یا سریانی زبانوں کے سیکھنے کا حکم دینا ہے، انہوں نے بتایا کہ قرآن حکیم کی بین الاقوامی اہمیت کی بنا پر یوروپین زبانوں میں پہلا ترجمہ، قرآن ایک راہب پطرس ایبٹ آف کوفی کے کہنے پر روبرٹ ربٹنس اور ڈلمینی نے ۱۱۴۳م میں کیا، جو چار سو سال کے بعد ۱۵۴۳ء میں باس کے مقام سے طبع ہوا، انہوں نے کہا کہ اردو میں پہلا ترجمہ ۱۰۸۷ھ میں تفسیر وہابی کے نام سے عبدالصمد بن عبدالوہاب نے کیا...جو چار جلدوں میں مکمل ہوا، یہ ترجمہ مخطوط کی صورت میں کتب خانہ آصفیہ (حیدر آباد دکن) میں موجود ہے...جس کے بعد یہاں تراجم کا سلسلہ شروع ہو گیا، انہوں نے دنیا کی مختلف زبانوں میں..قرآن حکیم کے تراجم کا جائزہ بھی پیش کیا۔

شاہ عبدالقادر دھلویؒ کے ترجمہ قرآن کے عنوان پر...دوسرا مقالہ...حافظ زاہد علی (شعبہ عربی، گورنمنٹ کالج شیخوپورہ) نے پیش کیا، انہوں نے بتایا کہ شاہ عبدالقادر دھلوی کا ترجمۂ قرآن ...گو تاریخی اعتبار سے اردو زبان کا پہلا ترجمہ نہیں ہے، بلکہ شاہ رفیع الدین اس سے پہلے قرآن حکیم کا ترجمہ کر چکے تھے، لیکن شاہ رفیع الدین

کے ترجمہ قرآن کو مشکل ہونے کی بنا پر، وہ پذیرائی حاصل نہ ہوسکی، جو شاہ عبدالقادر دھلوی کے ترجمۂ قرآن کو نصیب ہوئی، انہوں نے بتایا کہ شاہ عبدالقادر...شاہ ولی اللہ کے تیسرے صاحبزادے ہونے کے باوجود علم وفضل میں بڑا اونچا مقام رکھتے تھے۔

قرآن حکیم کے ''اردو منظوم تراجم'' کے عنوان پر محمد سعید شیخ (علماء اکیڈمی لاہور) نے مقالہ پیش کیا، انہوں نے کہا کہ قرآن کریم کو کسی بھی زبان کی نثر میں منتقل کرنا بھی بے حد مشکل اور وقت طلب والا کام ہے، جبکہ نظم میں قرآن حکیم کا ترجمہ لکھنا تو اور بھی زیادہ مشکل ہے، اس کے باوجود اردو زبان میں...اس پر بہت کام ہوا ہے، جو بے حد وقیع ہے، انہوں نے بتایا کہ منظوم تراجم قرآن میں، چونکہ ردیف اور قافیے کی پابندی کرنا پڑتی ہے، اسی لیے...عام طور پر، شعراء...معانی قرآن کی پابندی نہیں کر پاتے، البتہ بعض شاعروں نے کافی حد تک معانی قرآن کو پیش کرنے کی پابندی کی ہے اور اضافی الفاظ کو قوسین میں پیش کیا۔

انہوں نے کہا کہ ان کی معلومات کے مطابق اب تک اردو میں ۴۳ منظوم تراجم قرآن مرتب ہوئے ہیں، جن سے ۲۳ تراجم مختلف کتب خانوں یا مختلف افراد کے پاس موجود ہیں...ان میں ہر طرح کے تراجم قرآن ہیں۔

''رچناوی زبان میں ترجمۂ قرآن'' کے عنوان پر الطاف حسین لنگڑیال نے مقالہ پیش کیا، انہوں نے رچناوی زبان کو متعارف کرواتے ہوئے..... بتایا کہ رچناوی زبان وہی زبان ہے، جسے عرف عام میں جانگلی زبان کہا جاتا ہے۔ یہ اصل میں پنجابی زبان ہی کا ایک لہجہ ہے، انہوں نے بتایا کہ اس زبان میں پہلے دو منظوم تفسیریں موجود ہیں، جن میں تفسیر محمدی......اور مولانا غلام رسول عالم پوری کی احسن القصص شامل ہیں، انہوں نے بتایا کہ وہ خود ''رچناوی زبان میں ترجمہ کر رہے ہیں، اور اس رچناوی ترجمہ کے ساتھ، مختصر حواشی بھی شامل ہیں، ان کا یہ ترجمۂ قرآن...... ''سورۃ البقرہ'' تک پہنچا ہے اور باقی پر کام جاری ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر معراج الاسلام ضیاء (ڈائریکٹر شیخ زاید اسلامک سنٹر، پشاور یونیورسٹی پشاور) کے مقالے ''پشتو تراجم قرآن'' میں......پشتو تراجم پر اظہار خیال کیا گیا تھا، انہوں نے بتایا کہ عوام الناس میں...... ہماری زبان کے لیے معروف لفظ پشتو غلط ہے...... یہ لفظ پختو ہے، اور اس اعتبار سے پختو بولنے والے کو پختون کہا جاتا ہے، انہوں نے بتایا کہ پختو...... برعظیم پاک و ہند کی قدیم زبانوں میں سے ایک ہے اور یہ علمی اور ادبی طور پر بڑی باثروت زبان ہے، انہوں نے ڈاکٹر ہدایت اللہ کے مقالے کے اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے بتایا کہ بیسویں صدی کے اوائل تک اردو میں ۱۱۷۷، بلوچی میں ایک، پنجابی میں ۱۵، سندھی میں دس، اور پختو میں ۵۴......قرآن حکیم کے

تراجم موجود تھے......اور اب تک یہ تعداد مزید بڑھ چکی ہے۔

انہوں نے تجویز کیا کہ قرآن حکیم کے صحیح تلفظ کا اہتمام کیا جائے اور تراجم قرآن پر نظر رکھنے کے لیے ملکی سطح پر ''ترجمہ قرآن بورڈ'' قائم کیے جائیں......انہوں نے اس بات پر حیرت کا اظہار کیا کہ اس کانفرنس میں پنجابی زبان میں تراجم قران پر کوئی مقالہ نہیں پڑھا گیا۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد سلطان شاہ (صدر شعبہ اسلامیات گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور) نے مولانا محمد امین احسن اصلاحی اور پیر محمد کرم شاہ الازہری کے تراجم قرآن کا تقابلی مطالبہ پیش کیا، انہوں نے بتایا کہ دونوں مترجمین کی زندگی میں بہت سی باتوں میں......ایک دوسرے کے ساتھ مماثلت موجود ہے، مولانا پیر سید محمد کرم شاہ ۱۹۹۷ء میں اور مولانا امین احسن اصلاحی ۱۹۹۸ء میں فوت ہوے...... دونوں نے علیحدہ ترجمہ قرآن ترتیب نہیں دیا، بلکہ دونوں نے تفاسیر لکھیں اور ان کے شاگردوں یا ان کے معتقدین نے ترجمہ کو الگ کر کے شائع کیا۔

البتہ دونوں میں کچھ باتوں میں فرق بھی ہے، پیر سید کرم شاہ الازہری......قدیم جامعات کے ساتھ ساتھ جدید جامعات خصوصاً جامعۃ الازہر کے فارغ التحصیل ہیں، جبکہ مولانا اصلاحی کو جدید جامعات سے کسی بھی سطح پر استفادہ کرنے موقع نہیں ملا۔

پیر سید محمد کرم شاہ کا ترجمہ......تحت اللفظ اور بامحاورہ ہے، جبکہ اصلاحی صاحب کا ترجمہ...... بامحاورہ ہے اور لفظی نہیں ہے، لیکن چونکہ دونوں نے یہ تراجم......الگ اور مستقل طور پر نہیں لکھے، بلکہ ان دونوں کی تفاسیر کا ایک حصہ ہیں......اور خصوصاً مولانا اصلاحی نے ترجمہ کو...... آیات کے تحت بھی درج نہیں کیا، بلکہ وہ پہلے قرآنی آیات کا اندراج کرتے ہیں، اور پھر ان کا ترجمہ الگ اور مستقل طور پر، بعد میں دیتے ہیں......اسی لیے...... جب اسے علیحدہ اور مستقل طور پر شائع کیا گیا، تو...... بعض مقامات پر...... آیات قرآنیہ اور ترجمۂ قرآن میں کافی ظاہری دوری پیدا ہوگئی ہے، جبکہ پیر سید محمد کرم شاہ کا ترجمہ...... مستقل اور الگ بھی بہتر طور پر اپنی شان دکھاتا ہے۔

اس کے علاوہ...... پیر محمد کرم شاہ......معانی قرآن کی وضاحت کے لیے قوسین کا استعمال کرتے ہیں، مگر مولانا اصلاحی نے قوسین کا بے حد کم استعمال کیا ہے...... مجموعی طور پر...... دونوں تراجم ہی اچھے، عمدہ اور معیاری ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر شمس البصر نے ''تفہیم قران کے لیے ترجمہ اور تفسیر اور اس کے تقاضے'' کے عنوان پر اپنا مقالہ پیش کیا، انہوں نے بتایا کہ ابتدائی طور پر ان کا خیال تھا کہ وہ پشتو کے تراجم پر مقالہ پیش کریں گے، لیکن جب انہیں معلوم ہوا کہ ڈاکٹر معراج الاسلام ضیاء اس پر مقالہ پیش کر رہے ہیں، تو انہوں نے اپنے مقالے کے عنوان

تبدیل کرلیا۔

انہوں نے بتایا کہ اگر چہ یہ کہا جاتا ہے کہ ”خطاے بزرگاں گرفتن خطا است......لیکن ہمیں......سابقہ تراجم اور تفاسیر کا......علوم اسلامیہ کی روشنی میں جائزہ لینے اور ایسے مقامات......کی نشان دہی کی ضرورت ہے، جہاں ہمارے بزرگوں سے قرآن کی وضاحت میں......کوتاہی ہوئی ہے۔

انہوں نے کہا کہ یہ عادت اب چھوڑ دینی چاہیے کہ ماضی سے چلی آنے والی روایت کو قبول کرلیا جائے، اس حوالے سے انہوں نے...... پاکستان کی سطح پر ”قرآن بورڈ کی تجویز کی پرزور حمایت کی۔

بلوچستان سے آئے ہوے، معروف ادیب اور محقق ڈاکٹر انعام الحق کوثر نے...... بلوچی اور براہوی میں قرآن حکیم کے تراجم پر اپنا مقالہ پیش کیا، انہوں نے کہا کہ قومی سطح کا یہ سیمی نار بڑی اہم پیش رفت ہے۔

انہوں نے کہا کہ بلوچی ادب میں......قرآن حکیم کے تراجم کی ابتداء انیسویں صدی میں اس وقت سے ہوئی، جب انگریزوں نے...... یہاں کے لوگوں کو عیسائی بنانے کی کوشش شروع کی......اس کے نتیجے میں بلوچی اور براہوی، زبانوں میں......قرآن حکیم اور سیرت طیبہ...... پر لکھنے کی زوردار تحریک پیدا ہوئی، جس کی تفصیل انہوں نے اپنی کتاب بلوچستان میں......ذکر نبوی میں دی ہے۔

انہوں نے بتایا کہ اس دشمن اسلام تحریک کا جواب مؤثر طور پر دینے کے لیے......کئی علمائے کرام نے، جدوجہد، شروع کر دی، جن میں مولانا محمد فاضل درخانی بھی شامل تھے، اسی زمانے میں لبھو خان نے......بھی اپنی رسائل لکھنا شروع کر دیئے...... بلوچستان میں جب رات کو آگ جلائی جاتی، تو لوگ مولانا محمد عمر دین پوری کی کتابیں اور مواعظ پڑھتے۔

براہوی میں تراجم قرآن ہی کے موضوع پر اسلام آباد سے آئے مہمان پروفیسر فرید براہوی نے مقالہ پیش کیا، انہوں نے بتایا کہ براہوی میں...... بلوچی زبان سے زیادہ کام ہوا ہے، انہوں نے بتایا کہ براہوی میں تفسیر قرآن کے نام سے، ایک تفسیر لکھی گئی، اس تفسیر میں سورۃ الناس کے بعد......قرآن مجید کے فضائل بیان کیے گئے ہیں، اور آخر میں سورتوں کی فہرست دی گئی ہے۔

جبکہ مولانا محمد یعقوب شرودی کی تفسیر کشف القرآن بھی براہوی زبان کی ایک اہم تفسیر ہے......جس کی آخری جلد میں اہم ترین مفسرین قرآن کا بھی ذکر کیا گیا ہے، یہ تفسیر......قرآن مجید کی مختلف تفسیروں کا خلاصہ اور ان کا نچوڑ ہے، یہ تفسیر......خط نستعلیق میں لکھی گئی ہے، انہوں نے کہا کہ ان کے خیال میں براہوی زبان میں تفسیر قرآن اور ترجمۂ قرآن کا بہتر اور عمدہ ذخیرہ موجود ہے۔

پاکستان کے شمال میں واقع بلستان کی زبان بلتی میں تراجم قرآن پر حافظ شعیب اسماعیل نے مقالہ پیش کیا، انہوں نے بلتی زبان کا پس منظر پیش کرتے ہوئے بتایا کہ بلتی زبان کی بعض قسمیں لداخ، بھوٹان، اور چین کے چار صوبوں میں بھی بولی جاتی ہیں، جبکہ پاکستان میں یہ زبان...... بلستان کے پانچ ضلعوں کی زبان ہے، ایک عرصے تک اس زبان میں کوئی ترجمہ موجود نہیں تھا، پھر سکردو کے ایک فاضل شخص محمد یوسف حسین آبادی کو، جن کا تعلق اثنا عشری فرقے سے ہے، یہ سعادت حاصل ہوئی، تاہم......ان کے ترجمے پر اہل سنت والجماعت کے علماء نے بھی نظر ثانی کی ہے، اس طرح یہ دونوں مسالک کا متفق علیہ، ترجمہ ہے......اور جہاں کسی نے اختلاف کیا ہے، حسین آبادی صاحب نے اسے حاشیے میں درج کردیا ہے، یہ ترجمہ قرآن ۱۹۹۵ء میں طبع ہوا، اور اہل علم کے ہاں متداول ہے۔

اگلے مقالہ نگار حافظ عبدالعزیز تھہریو (گورنمنٹ کالج حیدرآباد، سندھ) تھے، جنہوں نے ''سندھی زبان میں قرآن حکیم کے تراجم اور ان کے علمی اور ادبی خصوصیات'' پر مقالہ پیش کیا، انہوں نے بتایا کہ ''سندھی'' زبان اس خطے کی ایک قدیم علمی اور ادبی زبان ہے......اور اس زبان میں قرآن کریم کے تراجم کی ابتدا تیسری صدی ہجری سے ہوئی اور ۲۷۰ھ میں...... پہلا سندھی قرآن کریم ہوا، اس وقت تک سندھی زبان میں کئی تراجم ہو چکے ہیں، جن میں سے، درج ذیل اہم ہیں۔

اخوند زادہ مولانا محمد صدیق کا ترجمہ قرآن،...... البتہ...... معروف عالم دین...... مولانا سید تاج محمود امروٹی کا ترجمۂ قرآن، سندھی زبان کا سب سے اہم، سب سے عمدہ، معیاری اور بامحاورہ ترجمہ ہے......ان کے علاوہ مولانا محمد مدنی، مولانا عبدالرحیم مگسی، مولانا احمد ملاح...... (منظوم ترجمۂ قرآن)، مولانا عبدالعزیز عرب، اور مولانا نور محمد کے......سندھی تراجم بھی...... بڑے معروف ہیں...... فاضل مقالہ نگار نے ان میں سے ہر ایک ترجمہ قرآن کے امتیازات اور اس کی خصوصیات کا ذکر کیا۔

اگلے مقالہ نگار ڈاکٹر عبدالرشید (سابق ڈین کلیہ علوم اسلامیہ، کراچی یونیورسٹی) تھے، انہوں نے ڈپٹی نذیر احمد کے ترجمۂ قرآن کے امتیازات پر، اپنا مقالہ پیش کیا، انہوں نے بتایا کہ ڈپٹی نذیر احمد اردو زبان کے معروف ترین ادیب تھے، ہم میں سے ہر ایک نے شاید ان کی کوئی نہ کوئی کتاب......ضرور پڑھی ہوگی......ڈپٹی نذیر احمد...... نے خود لکھا ہے، کہ ان کے مذہب میں، قرآن حکیم کا ترجمہ گناہ ہے، لیکن بعدازاں انہوں نے اس عنوان پر قلم اٹھایا، اور ''غرائب القرآن'' کے عنوان سے، ترجمہ قرآن مکمل کیا، مولانا نذیر احمد سرسید کے ایک ہم عصر اور ان کے ایک رفیق کار تھے، ان کا ترجمہ ترتیب سے مکمل طور پر آزاد ہے، اور انہوں نے روزمرہ اور محاورے کا کثرت سے اس ترجمۂ قرآن میں استعمال کیا ہے، اس ترجمۂ قرآن پر، بہت سے علمائے کرام نے سخت تنقید کی ہے اسی بنا پر مولانا

اشرف علی تھانوی نے......اس ترجمہ قرآن کی اصلاح کے عنوان پر ''اصلاح ترجمہ دھلویہ'' کے نام پر ایک مستقل رسالہ تصنیف کیا...... یہ ترجمہ......متن قرآن سے، علیحدہ بھی ''آفتاب ہدایت کے نام سے طبع ہوا ہے، یہ ۱۸۸۵ء سے ۱۸۹۳ء کے درمیاں مرتب کیا گیا ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر نور الدین جامی (صدر شعبہ علوم اسلامیہ، شیخ بہاؤ الدین ذکریا یونیورسٹی)، ملتان نے ''سرائیکی زبان کے تراجم اور ان کا جائزہ'' کے عنوان سے...... مقالہ پیش کیا، انہوں نے کہا کہ سرائیکی......اس علاقے میں بولی جانے والی ایک وقیع زبان ہے، اس کے حلاوت اور مٹھاس دلوں کو موہ لیتی ہے، اس زبان میں...... اب تک متعدد تراجم اور تفاسیر پر لکھی جا چکی ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ان کی معلومات کے مطابق، سرائیکی میں......قرآن کریم کا پہلا ترجمہ مولوی احمد بخش نے کیا...... جو جزوی ترجمہ ہے اور مکمل ترجمہ نہیں ہے، تاہم......اس زبان میں......مکمل ترجمۂ قرآن لکھنے کی سعادت مولوی حفظ الرحمان کو حاصل ہوئی، جنہوں نے ۱۳۷۲ تا ۱۳۷۶ھ کے عرصے میں......اسے مکمل کیا، انہوں نے بتایا کہ یہ خالی ترجمہ نہیں ہے' بلکہ مولانا نے اس کے ساتھ قرآن کریم کی تفسیر بھی لکھی ہے......انہوں نے بتایا کہ فاضل مترجم...... نے یہ ترجمہ اردو تراجم کو سامنے رکھ کر کیا ہے، اور خود مترجم کو......عربی زبان کی زیادہ شدھ مدھ نہیں ہے، اسی لیے، ترجمہ میں کئی کمزوریاں رہ گئی ہیں۔

پروفیسر عبدالرزاق گھانگرو (انجینئرنگ یونیورسٹی مہران، جام شورو سندھ) نے سندھی زبان میں قرآن حکیم کے تراجم اور ان کی خصوصیات کے عنوان سے، اپنے خیالات پیش کیے انہوں نے بتایا کہ سندھی زبان میں اب تک قرآن حکیم کے تیس مکمل تراجم قرآن ہو چکے ہیں، ان میں سے......کچھ تفسیر کے ساتھ ہیں اور کچھ حواشی کے ساتھ اور کچھ حواشی کے بغیر، جبکہ قرآن حکیم کی مکمل تفسیر......سندھی میں ۲۷ ہیں، جبکہ ۴۷ مختلف سورتوں یا پاروں کی تفاسیر ہیں، انہوں نے بتایا کہ سندھی زبان میں تفسیر جلالین کی طرز پر ''تفسیر فاضلین'' بھی مرتب ہو چکی ہے، یہ مختصر تفسیر دو ایسے علما نے......مل کر لکھی ہے جن کے نام فاضل تھے، الغرض سندھی زبان میں......قران حکیم کے تراجم کے موضوع پر وسیع ذخیرہ موجود ہے، پرفیسر عبدالخالق، (کندھ کوٹ ضلع کشمور)......مولانا تاج محمود امروٹی کے سندھی ترجمۂ قرآن کریم پر اپنے خیالات پیش کیے، انہوں نے بتایا کہ مولانا تاج محمود امروٹی......مولانا عبیداللہ سندھی کے استاد اور ایک نہایت ہی فاضل شخص تھے، مولانا امروٹی کے ترجمہ قرآن کو سندھ میں سب سے زیادہ مقبول، متداول اور بامحاورہ ترجمہ کی حیثیت حاصل ہے۔

اس کے سات ہی مقالات اپنے اختتام کو پہنچ گئے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد شریف سیالوی (صدر شعبہ عربی، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان) تاخیر سے آنے کی

بنا پر.....مقالہ نہ پڑھ سکے.....جبکہ حکیم محمود اختر (سیالکوٹ) نے قادیانیوں کے تراجم ہائے قرآن کا جائزہ)، ڈاکٹر شکیل احمد اوج (اردو ترجمہ مظہر القرآن کا جائزہ)۔ خواجہ زاہد عزیز (کشمیر زبان میں قرآن حکیم کے تراجم کا جائزہ).....ذاتی مجبوری کی بنا پر کانفرنس میں شرکت نہ کر سکے۔ البتہ ان حضرت کے مقالات موصول ہو گئے تھے۔

اس کے علاوہ جامعہ اسلامیہ بہاول پور نے اس موقع پر قرآن کریم کی کتابت کی نمائش بھی ترتیب دی تھی، جو گھوٹوی ہال کی دوسری منزل پر تھی، اُسے اہل علم نے بے حد سراہا۔

اختتامی سیشن:

مورخہ ۶-اپریل کو گھوٹوی ہال میں.....قرآن کانفرنس کا اختتامی سیشن ہوا، اس سیشن کے صدر پروفیسر ڈاکٹر بلال اے خان (وائس چانسلر اسلامیہ یونیورسٹی، بہاول پور)، مہمان خصوصی ڈاکٹر محمود الحسن عارف اور مہمان اعزاز ڈاکٹر محمد سلیم طارق تھے.....تلاوت و نعت بحضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد..... ڈاکٹر عبدالرشید (جامعہ کراچی) ڈاکٹر معراج الاسلام ضیاء (پشاور یونیورسٹی پشاور) اور مولانا عبدالرحمان مدنی نے.....قرآن کانفرنس کے متعلق اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے اسے نہایت کامیاب قرار دیا، اور کہا کہ اس کانفرنس کی سفارشات پر عمل درآمد کے منتظر ہیں، انہوں نے کانفرنس کے منتظمین اور مندوبین حضرات کو اس کانفرنس کے انعقاد پر.....مبارکباد پیش کی۔

اپنے اختتامی کلمات میں پروفیسر ڈاکٹر سلیم طارق نے.....رئیس الجامعہ ڈاکٹر بلال اے خان، اپنے رفقائے کار اور تمام مندوبین کا.....شکریہ ادا کیا، انہوں نے اس کانفرنس میں معاونت پر.....عالمی رابطہ ادب اسلامی اور ایچ ای سی کا بھی خصوصی طور پر شکریہ ادا کیا، ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر نے.....بھی، وائس چانسلر صاحب کا، نیز اس کانفرنس کے عمدہ انتظامات پر تمام اساتذہ اور کارکنوں کا شکریہ ادا کیا۔

ڈاکٹر خالد ظفر اللہ نے کانفرنس کی سفارشات پیش کیں، جس میں انہوں نے..... پاکستان کی سطح پر ''ترجمہ قرآن بورڈ کے قیام، قرآن کانفرنسوں کے انعقاد، قرآن چیئر قائم کرنے کی تجاویز پیش کیں۔

ڈاکٹر محمود الحسن عارف، مہمان خصوصی نے اس کانفرنس کو ہر طرح سے کامیاب قرار دیا اور اس کے عمدہ اور خوب صورت انتظامات پر جناب وائس چانسلر اور ڈاکٹر سلیم طارق کی ٹیم کو زبردست خراج تحسین ادا کیا۔

ڈاکٹر بلال اے خان نے.....اس کانفرنس کی کامیابی ''ٹیم ورک'' کا نتیجہ قرار دیا اور اس عزم کا اعادہ کیا کہ اسلامیہ یونیورسٹی آئندہ بھی اس نوع کی کانفرنسیں منعقد کرتی رہے گی۔

آخر میں مولانا عبدالرحمان مدنی نے دعا کروائی اور یوں سیمی نار اختتام کو پہنچ گیا۔